بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الصلوۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ریاکاری کبیرہ گناہ ہے

مولف: مفتی محمد وسیم ضیائی

کمپوزنگ: قاری زاہد حسین سہروردی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

فہرست

ریاکاری کا تذکرہ قرآن سے:---------- 4

ریاکاری کا تذکرہ احادیث میں:---------- 4

اہم بات (1---------- 5

اہم بات (2---------- 5

ریاکار کی علامات---------- 8

www.waseemziyai.com

تحریراز:
مفتی محمد وسیم ضیائی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

www.waseemziyai.com

ریاکاری کبیرہ گناہ ہے

شرکِ اکبر کے ارتکاب سے بندہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ اسے کافر اور مشرک کہا جائے گا۔ جس کی مذمت قرآن میں متعدد مرتبہ کی گئی۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا: اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۳﴾ یعنی: **بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔** (سورہ لقمان، آیت 13) ایک اور مقام پر شرکِ اکبر کے مُرتَکِبِین کے متعلق ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ۔ یعنی: **بیشک اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشے گا، جو اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا۔** (سورۃ النسآء، آیت 48) لیکن شرک کی ایک اور قسم ہے جس کے ارتکاب سے بندہ کافر و مشرک نہیں کہلاتا۔ جس کو حدیثِ مبارکہ میں شرکِ اصغر کے نام سے یاد کیا گیا، اور شرکِ اصغر کا دوسرا نام ریاکاری ہے۔ ریاکاری کی تعریف میں علماءِ مُتَصَوِّفِین کے مختلف الفاظ ملتے ہیں، لیکن عام فہم انداز میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو عبادت خلقِ خدا کو دِکھلانے، نام وری حاصل کرنے یا داد لینے کے لیے کی جائے اُسے ریاکاری کہا جائے گا۔

ریاکاری کا تذکرہ قرآن سے:

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ‌ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ ﴿۲۰﴾ یعنی: جو آخرت کی کھیتی چاہیے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہیے ہم اُسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔ (سورہ شوریٰ آیت 20)

مذکورہ آیت سے واضح ہوا ہر نیک عمل آخرت کے لیے ہے۔ یعنی اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کیا جائے۔ اور جو دنیا کے لیے کرتا ہے اُس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ریاکاری کرنے والوں کی مذمت میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔

الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۙ ﴿۶﴾ یعنی: وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ (سورہ ماعون آیت 06)

ریاکاری کا تذکرہ احادیث میں:

1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَمَلًا فِيهِ مِثْقَالُ ذُرَّةٍ مِنْ رِيَاءٍ۔ یعنی: اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں ذرہ برابر بھی دکھاوا ہو۔ (الترغیب والترہیب جلد اوّل ص 73 مقدمہ الکتاب)

2) حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ اچانک رونے لگے کسی نے آپ سے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں، فرمایا حدیثِ مبارکہ کے یاد آنے کی بنا پر میری یہ حالت ہوئی ہے۔ دریافت کیا گیا کون سی حدیث۔ حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں

www.waseemziyai.com

نے سنا کہ مجھے اپنی امت پر شرک اور شہوتِ خفیہ کا خوف ہے۔ میں نے بارگار رسالت مآب ﷺ میں عرض کی ، کیا آپ ﷺ کی امت آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ! لیکن وہ سورج، چاند، پتھر اور بُت کی عبادت نہیں کرے گی۔ بلکہ نیک اعمال دکھلاوے کے لیے کرے گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث 17120)

مذکورہ حدیث میں دو باتیں انتہائی اہم ہیں۔

اہم بات 1)

امتِ محمدی علیہ السلام کا دامن شرکِ اکبر سے منزہ ہوگا۔ اس بات کی ترجمانی بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں فرمایا: مجھے میری امت کے معاملے میں شرک (اکبر) کا خوف نہیں۔ فرامینِ مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہمیں یہی سکھلا رہے ہیں، لیکن چند مُٹھی بھر مُدّعِیانِ اسلام کہتے پھرتے ہیں ، ہمارے علاوہ ساری امت مشرک ہوگئی۔ یعنی وہ مسلمان ہی نہیں۔ (الامان والحفیظ)

اہم بات 2)

ریاکاری بہت بڑا گناہ ہے اسلیے صحابیٔ رسول ﷺ حضرت شَدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ کو جب وہ حدیث مبارکہ یاد آتی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے۔

www.waseemziyai.com

3) حضرت عُقبہ بِن مسلم علیہ الرحمہ حضرت شُفَیُ اَصْبَحِی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی کے اِرد گرد کچھ لوگ جمع ہیں اُنہوں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت شُفَیُ اَصْبَحِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اُن کے قریب ہوگیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں کے سامنے حدیث بیان کررہے تھے۔ جب خاموش ہوئے اور تنہارہ گئے تو میں نے عرض کیا حَدَّثْنِی حَدِیثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ یعنی: کہ آپ مجھے کوئی حدیث سنائیں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا سمجھا اور جان لیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اچھا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا سمجھا اور جانا۔ پھر آپ سسکیاں مار کر رونے لگے، یہاں تک کہ بیہوش ہوگئے۔ میں انتظار کرتا رہا، پھر آپ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ جسے حضور ﷺ نے اِس مقام پر مجھ سے بیان فرمایا، اُس وقت میرے سوا بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کوئی موجود نہیں تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو حدیث یاد آئی، پھر آپ سسکیاں مار کر رونے لگے، یہاں تک کہ بیہوش ہو کر منہ کے بَل جھک گئے۔ میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا، پھر جب آپ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے تو فرمایا، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ انکے درمیان فیصلہ فرمائے تمام امتیں گھٹنوں کے بَل بیٹھی ہوں گی سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلایا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

۱) رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ۔ یعنی: جس نے قرآن یاد کیا ہو گا۔

۲) رَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔ یعنی: جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا گیا۔

۳) رَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ۔ یعنی: زیادہ مالدار شخص۔

اللہ تعالیٰ اُس قاری سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہ سکھایا، جو اپنے رسول ﷺ پر اُتارا "عرض کرے گا ہاں! اے میرے رب" اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کیا؟ وہ کہے گا۔ میں رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ إِنَّ فُلَانًا قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ۔ یعنی: بلکہ تو چاہتا تھا لوگ کہیں یہ فلاں قاری ہے۔ پس تجھے کہا گیا۔

اب دولتمند کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے میں نے مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا۔ "وہ عرض کرے گا "ہاں! اے میرے رب" اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا" اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، اور فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے" اللہ تعالیٰ مزید فرمائے گا کہ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ۔ یعنی: تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں شخص بڑا سخی ہے۔ سو ایسا کہا جا چکا۔

اب شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستہ میں جہاد کا حکم دیا۔ پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ۔ یعنی: بلکہ تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے، پس یہ بات کہی گئی۔

www.waseemziyai.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اللہ تعالٰی کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ حضرت عقبہ بن مسلم علیہ الرحمہ نے فرمایا حضرت شُفَیْ اَصْبَحِی رضی اللہ عنہ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُنہیں یہ حدیث سنائی۔ تو حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بہت روئے یہاں تک کہ ہم

نے خیال کیا شاید جان دے دیں گے۔ (ترمذی شریف، حدیث 2382)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جُبِّ الحَزَنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ: وَمَا جُبُّ الحَزَنِ قَالَ: وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ: اَلْقُرَّاءُونَ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ.

یعنی: غم کے کنویں سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگو، صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (خود) جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ ! اُس میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔ (ترمذی شریف، حدیث 2383)

ریاکار کی علامات

حضرتِ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ریاکار کی یہ علامات ہیں۔

www.waseemziyai.com

۱) جب تنہا ہوتا ہے تو سستی کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب لوگوں میں ہوتا تو خوب عبادت کرتا ہے۔

۲) جب اس کی تعریف کی جائے تو اس کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے اور جب برائی بیان کی جائے تو عمل کم کرتا ہے۔ (اَحْیاءُالعلوم جلد3ص 665اردو)

اللہ تعالٰی ہم سب ریاکاری سے بچنے اور اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

وما علی الا البلاغ

مفتی محمد وسیم ضیائی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com